پڑتا ہو تو اسے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اب ایک طرف وہ کثیر التعداد صحیح اور قوی السند احادیث ہیں جن میں صاف صاف تصریح کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے اور دوسری طرف یہ اکیلی روایت ہے جو باب نبوت کے کھلے ہونے کا امکان ظاہر کرتی ہے۔ آخر کس طرح جائز ہے کہ اس ایک روایت کے مقابلے میں اُن سب روایتوں کو ساقط کر دیا جائے؟

تفہیم القرآن کے ایک مقام کی توضیح

سوال:- فادع لنا ربك يخرج لنا مما تنبت الارض........ وبصلها"

(البقرہ - تفہیم القرآن جلد اوّل صفحہ ۸۰ ۔ رکوع - ۶)

آپ نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"اپنے رب سے دُعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار ساگ، ترکاری، گیہوں، لہسن پیاز دال وغیرہ پیدا کرے"

"ساگ" کے بعد یہ (،) نشان ہے، پھر آپ نے "ترکاری" لکھا ہے۔ "بقلھا" کا ترجمہ "ساگ ترکاری" ٹھیک ہے اگر دونوں لفظوں کے درمیان یہ نشان (،) محلِ غور ہے! آپ کے ترجمہ سے ایسا لگتا ہے کہ "قثائھا" کا ترجمہ آپ نے "ترکاری" کیا ہے، حالانکہ "قثائھا" "ککڑیوں" کو کہتے ہیں۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے۔ عبداللہ یوسف علی نے بھی "قثائھا" کو انگریزی میں (CUCUMBERS) لکھا ہے! "بصل" پیاز کو کہتے ہیں یا "لہسن پیاز" کو! "لہسن" قرآن کریم کے کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ پھر آپ کے ترجمہ میں ترتیب یوں ہو گئی ہے — "پیاز دال وغیرہ" حالانکہ "پیاز" آخر میں آنا چاہیے تھا — کیا "وغیرہ" کا اضافہ مفسرین نے کیا ہے؟

جواب: آپ نے میرے ترجمے کے جن الفاظ کی طرف توجہ دلائی ہے اُن کے معانی کی تفصیل صُراح (عربی سے فارسی لغت) اور فارسی ترجمہ منتہی الارب سے درج ذیل ہے۔